تعارف وتبصرہ:

فضلاء دیوبند کی فقہی خدمات

بلال احمد وانی*

فضلاء دیوبند کی فقہی خدمات، آفتاب غازی قاسمی وعبدالحسیب قاسمی (مؤلفین)، کتب خانہ نعیمیہ دیوبند، سہارنپور (یوپی)، سن اشاعت: ۲۰۱۱ء، صفحات: ۴۳۹، قیمت: ۲۳۰ روپے

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں مسلمانوں کی ہزیمت کے بعد اہل فکر ونظر نے قوم کو دو راستے دکھائے۔ ایک طبقہ نے حاکم وقت کے ذہنوں سے مسلمانوں کے بارے میں غلط فہمیوں کا ازالہ کرکے ان کو قریب کرنے کی کوشش کی۔ دوسرے طبقہ نے اپنی علمی میراث کو محفوظ کرنے کے لیے کئی اداروں کی داغ بیل ڈالی۔ انہیں میں ضلع سہانپور، دیوبند میں مدرسہ اسلامیہ کا قیام ۱۸۶۷ء تاریخ برصغیر میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ جس نے نہ صرف برصغیر پاک وہند کی سیاسی فضا پر اثرات مرتب کے بلکہ علمی، دعوتی اور تدریسی، تصنیفی سطح پر اساطین پیدا کیے جنوں نے تفسیر القرآن، حدیث نبوی، فقہ اسلامی، تاریخ وسیرت، علم الکلام ومنطق میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا۔ جن کی خدمات کے اثرات صرف اسی خطہ میں نہیں بلکہ برعظیم سے باہر بھی محسوس کیے جارہے ہیں۔

اسلام کی خدمت واشاعت کا اہم ترین حصہ علوم اسلامی کی خدمت اور اس میدان نظر وتحقیق کی وسعت ہے۔ دارالعلوم دیوبند کی تاریخ اس باب میں بالکل واضح اور روشن ہے اگرچہ دارالعلوم دیوبند نے خزانہ علم کے ہر فن کی آبیاری میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔ تاہم فقہ اسلامی دیوبند کی بحث وتحقیق اور فکر ونظر کا خاص مرجع رہا ہے اور دیوبند کی اس خدمت کے بارے میں لاتعداد کتب چھپ کر منظر عام پر آچکی ہیں۔

زیرِ تبصرہ کتاب اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جو دراصل المعہد الاسلامی حیدرآباد کے دو فضلاء نے ایک تحقیقی مقالے کے طور پر مولانا خالد سیف اللہ رحمانی کی زیرنگرانی مکمل کیا ہے۔

کتاب کا مقدمہ معروف اسلامی اسکالر مولانا خالد سیف اللہ رحمانی کا لکھا ہوا ہے جس میں مولانا نے خاص طور سے دارالعلوم دیوبند کے فقہی منہج کو واضح کیا ہے مقدمے میں کتاب کی اہمیت اور افادیت کو بھی واضح کیا گیا ہے دارالعلوم دیوبند کے مسلک ومشرب کے بارے میں مولانا لکھتے ہیں ''علمی حیثیت سے یہ ولی اللہی جماعت

---

* پی. ایچ. ڈی. اسکالر شاہ ہمدان انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز، یونیورسٹی آف کشمیر، انڈیا۔

مسلکاً اہلسنت والجماعت ہے جس کی بنیاد کتاب وسنت اور اجماع وقیاس پر ہے‘‘(ص:۳۱)

زیر تبصرہ کتاب کو نو ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے:

باب اول :تحریک دارالعلوم دیوبند(۴۷۔۵۸)میں دارالعلوم دیوبند کے قیام کے پسِ منظر پر روشنی ڈالی گئی ہے اوران وجوہات اوراسباب کو واضح کیا گیا ہے جو دارالعلوم دیوبند کے قیام کی وجہ بنے۔مصنف نے دارالعلوم دیوبند کو بحیثیت ایک تحریک پیش کیا ہے اور لکھا ہے’’دارالعلوم محض ایک مدرسہ ہی نہیں بلکہ ایک تحریک ومشن ہے ایک ایسی تحریک جس نے علمِ دین کی روشنی کو روساء واہل ثروت عشرت کدوں سے غریبوں اور فاقہ مست مسلمانوں کی جھونپڑیوں تک پہنچادیا.(ص:۵۰)۔

باب دوم : فقہ اسلامی کے مختصر تعارف پر مبنی ہے (۵۹۔۷۴)۔جس میں فقہ اسلامی کی لغوی اور اصطلاحی تعریف پیش کی گئی ہے۔اور ساتھ ہی تدوین فقہ کی ضرورت واہمیت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔فقہ اسلامی کے بنیادی ماخذ کتاب اللہ، سنتِ رسول، اجماع اور قیاس کو بڑے مدلل انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

باب سوم: تدوین فقہ، اصولِ فقہ اور قواعدِ فقہیہ پر چند تالیفات(۷۵۔۸۰)میں مولف نے تدوین فقہ اور اصولِ فقہ سے متعلق لکھی گئی چند تالیفات کا خلاصہ پیش کیا ہے جیسے : آپ فتوی کیسے دیں؟ آسان اصولِ فقہ، اصولِ فقہ، امدادالفقہ ، فقہ حنفی کے اصول وضوابط، مقدمہ فتاویٰ دارالعلوم دیوبند وغیرہ کتب کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے۔ (واضح رہے کہ یہ صرف وہ کتابیں ہیں جو فضلاء دیوبند کی تالیف کردہ ہیں۔)

باب چہارم: مسائلِ فقہیہ پر چند تالیفات(۸۱۔۱۱۲)۔ان تالیفات کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے جو مسائلِ فقہیہ سے متعلق لکھی گئی ہیں۔جیسے آئینہ نماز، آلۂ مکبر الصوت کے شرعی احکام، احکام الحج، احکام المسجد، اسلام اور جدید معاشرتی مسائل، اسلام اور جدید میڈیکل مسائل، اسلام اور مکمل نظام طلاق، اقامتِ صلوٰۃ ، بیوٹی پارلر کی شرعی حیثیت، چند اہم فقہی مسائل بدلتے ہوئے حالات میں۔ جیسی اور بہت ساری کتابوں کا بہترین انداز میں تعارف پیش کیا گیا ہے۔

باب پنجم : فضلاء دیوبند کے مطبوعہ فتاویٰ(۱۱۳۔۱۲۰)۔ان کتبِ فتاویٰ کا تعارف وتبصرہ پیش کیا گیا ہے جو دارالعلوم دیوبند سے سند یافتہ مشہور مفتیانِ کرام نے مختلف اوقات میں دئے گئے فتوؤں کو جمع کرکے مرتب کئے ہیں اور مطبوعہ صورت میں ہمارے پاس موجود ہیں۔ کتاب میں شامل چند کتب فتاویٰ کے نام یوں ہیں۔ امدادالفتاویٰ، امدادالمفتیین ، خیرالفتاویٰ، فتاویٰ دارالعلوم دیوبند وغیرہ۔

باب ششم :المعہد کے تربیت یافتہ فضلاء دارالعلوم کی تالیفات (۱۲۱۔۱۳۲) ان تصانیف اور تالیفات کے تبصروں پر

مشتمل ہے جو المعہد العالی الاسلامی، حیدرآباد کے تربیت یافتہ فضلاء دارالعلوم دیوبند کی لکھی ہوئی ہیں۔ جیسے: اجارہ-احکام وتطبیقات، اجتہاد اور تقلید، احکام الجنین، اسلام اور جدید ذرائع ابلاغ، اسلام اور ماحولیات، حیوانات کے فقہی احکام، مضاربت-احکام وتطبیقات وغیرہ شامل ہیں۔

باب ہفتم: فقہی ادارے (۱۱۳-۲۰۶) زیر نظر کتاب کا سب سے اہم باب ہے اس باب میں ان فقہی اداروں کا تذکرہ شامل ہے جو فضلاء دارالعلوم دیوبند نے قائم کئے ہیں۔ مولف نے اس باب کو سات فصول میں تقسیم کیا ہے پہلی فصل میں دارالافتاء دارالعلوم دیوبند کا تعارف پیش کیا گیا ہے اور ساتھ ہی دارالافتاء کا قیام، دارالافتاء کے پہلے صدر مفتی اور بعد کے ادوار میں کام کرنے والے مفتیانِ کرام کی خدمات پر مفصل روشنی ڈالی گئی ہے۔ علاوہ ازیں مؤلف نے دارالعلوم کے فقہی منہج کو بھی واضح کرتے ہوئے لکھا ہے ''فتویٰ میں فقہ حنفی کو اپنایا جاتا ہے، مگر ظاہر نص کے تقاضوں یا زمانہ کی ضرورتوں کے تحت کبھی فقہ حنفی سے عدول کو بھی روا رکھا جاتا ہے'' (ص:۱۴۳) دوسری فصل میں دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ کے قیام کے پس منظر کے بارے میں وضاحت کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے۔ مؤلف کے مطابق امارت شرعیہ کا خاص مقصد مسلمانوں کو منظم کرنا اور شریعت کی حدود میں رہ کر ان کی ترقی ممکن بنانا ہے۔ (ص:۱۵۸)۔ امارت شرعیہ کی دینی، سیاسی، سماجی اور تعلیمی خدمات کو بھی واضح کیا گیا ہے۔ تیسری فصل میں ادارۃ المباحث الفقہیہ کا تعارف اور کارکردگی پیش کی گئی ہے ادارے کے تحت ہونے والے چند اہم اجتماعات کی روداد بھی پیش کی گئی ہے اور وہ تجاویز بھی زیر بحث لائی گئی ہیں جو ان اجتماعات میں طے پائیں۔ چوتھی فصل اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا سے متعلق ہے جس میں اکیڈمی کا سنِ قیام، بانی اور قیام کے پس منظر کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ مولف کے مطابق اکیڈمی کا بنیادی مقصد قرآن وسنت، صحابہ کرام اور علماء سلف کے طریقے اور مقاصد شریعت کے اصول وضوابط کے مطابق شرعی نقطۂ نظر سے موجودہ عہد کی اقتصادی، معاشرتی، سیاسی اور صنعتی مشکلات کا حل تلاش کرنا ہے۔ (ص:۱۷۳) اکیڈمی کی علمی وفقہی خدمات کو مولف نے تین حصوں میں تقسیم کیا ہے جن میں اکیڈمی کے تحت ہونے والے تربیتی ورکشاپ، فقہی سیمینار اور فقہی لٹریچر کی طباعت کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے۔ پانچویں فصل دارالافتاء مدرسہ قاسمیہ شاہی مرادآباد کی تاریخ کے متعلق ہے اور ساتھ ساتھ دارالافتاء میں شروع سے لیکر اب تک کام کرنے والے مفتیانِ کرام کا مختصر تعارف بھی پیش کیا گیا ہے۔ چھٹی فصل میں المعہد العالی للتدریب فی القضاء والافتاء، پٹنہ کے قیام کے پس منظر، سن قیام اور معہد کے بانی کے بارے میں خلاصہ ملتا ہے۔ مختصر الفاظ میں معہد کے مقاصد کو بھی بیان کیا گیا ہے علاوہ ازیں ان پانچ بنیادی پہلوؤں کو اجاگر کیا گیا ہے جو معہد میں فضلاء کی تربیت کیلئے معاون ومددگار ثابت ہوسکتے ہیں جیسے تدریس، تحریر، مشق فتاویٰ اور تربیتِ قضاء، محاضرات اور مطالعہ۔ ساتویں فصل

میں المعہد العالی الاسلامی حیدرآباد سے متعلق واضح معلومات ملتی ہے۔مؤلف نے اس کے بعد قیام کا پس منظر، سنِ قیام اورمعہد کے مقاصد قیام کو بالکل واضح انداز میں پیش کیا ہے۔مؤلف نے معہد کے مختلف شعبہ جات جن میں اختصاص فی علوم القرآن ، اختصاص فی الحدیث ، اختصاص فی الفقہ الاسلامی ، شعبہ اسلامک فائنانس ، اورسنٹر فار پیس اینڈ ٹرومیسج کا مدلل خلاصہ پیش کیا ہے۔معہد کی تحقیقی وعلمی خدمات اور معہد کی مطبوعات کی فہرست زیرتبصرہ کتاب میں موجود ہے۔

باب ہشتم :گذشتہ فقہی شخصیات (۲۰۷۔۳۳۴)دارالعلوم سے منسلک ان مفتیان کرام اور فقہاء کے بارے میں جانکاری فراہم کرتا ہے جنھوں نے اس میدان میں نمایاں کام انجام دیا ہے ان کی سوانح اور فقہی کارنامے بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں۔ باب کے شروع میں دارالعلوم کے پہلے مفتی مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے حالات پیش کئے گئے ہیں۔اس کے بعد مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ ، مفتی عزیز الرحمن عثمانیؒ ،مولانا اشرف علی تھانویؒ ، حافظ محمد احمد صاحبؒ ، مفتی کفایت اللہ دہلویؒ ، مولانا محمد سہول بھاگلپوریؒ ، مولانا اعزاز علی امروہویؒ ، مفتی مہدی حسن شاہجہاپوریؒ ، مفتی محمد اسماعیل بسم اللہ سورتیؒ ، مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندیؒ ، مفتی محمد میاں دیوبندیؒ ، مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ ، مفتی محمود حسن گنگوہی ، مفتی نظام الدین اعظمیؒ ، مفتی رشید احمد پاکستانیؒ اور باب کے آخر میں قاضی مجاہدالاسلام قاسمیؒ کی سوانحات اوران کی خدمات کی تفصیل موجود ہے۔

باب نہم : موجودہ فقہی شخصیات (۳۳۵۔۴۳۵) میں دارالعلوم سے منسلک ان مفتیان کرام اورفقہاء کا تذکرہ ملتا ہے جو اس وقت ملک اور بیرون ملک مختلف مدارس اور اکیڈمیوں میں خدمت افتاء انجام دے رہے ہیں۔مولف کے مطابق کچھ شخصیات کا تذکرہ دارالعلوم میں موجود مختلف کتابوں سے ملتا ہے لیکن کچھ شخصیات سے ان کی زندگی کے بارے میں معلومات ان کو بھیجے گئے خطوط سے حاصل کی گئی ہے۔چند مشہور ومعروف مفتیان کرام جن کے حالات زندگی، تعلیم وتدریس، فقہی خدمات اورعلمی وقلمی سرمایہ اس باب میں موجود ہیں جو یہ ہیں مثلاً مفتی ظفیر الدین مفتاحی ، مفتی حبیب الرحمن خیرآبادی ، مفتی فضیل الرحمن ہلال عثمانی ، مولانا محمد برہان الدین سنبھلی ، مولانا زبیر احمد قاسمی ، قاضی عبدالاحد ازہری ، مفتی سعید احمد پالن پوری ، مولانا عبیداللہ اسعدی ، مولانا خالدسیف اللہ رحمانی ، مفتی نذیر احمد کشمیری اورمفتی محمد سلمان منصور پوری وغیرہ۔

کتاب کے آخری صفحات پر مراجع ومصادر کی ایک طویل فہرست دی گئی ہے تاکہ ایک قاری کومزید معلومات کے حصول اورحوالہ ڈھونڈنے میں مشکل پیش نہ آئے۔

دارالعلوم دیوبند کے فضلاء کی خدمات کا احاطہ کرنا ایک مشکل ترین کام ہے کیوں کہ علوم اسلامی کا کوئی

ایسا گوشہ نہیں ہے جس میں فضلاء دارالعلوم دیوبند نے نمایاں خدمات انجام نہ دی ہو۔ پھر بھی زیر تبصرہ کتاب کو اس سلسلے میں ایک اچھی کوشش قرار دیا جاسکتا ہے کیوں کہ مولفین کتاب نے بڑی عرق ریزی اور دقت نظری سے فضلاء دارالعلوم دیوبند کی فقہی خدمات کا احاطہ کیا ہے۔ کتاب میں عصری تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے تحقیقی اسلوب اختیار کیا گیا ہے۔

کتاب آسان اور سہل پیرائے میں نوری نستعلیق میں لکھی گئی ہے جس سے ایک قاری کی دلچسپی میں اضافہ ہوجاتا ہے پروف ریڈنگ بھی بڑی اطمینان بخش ہے۔ یوں اس لحاظ سے کتاب کو عمدہ کہا جاسکتا ہے کہ فضلاء دارالعلوم دیوبند کی فقہی خدمات کا تذکرہ یکجا ہوگیا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆